از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 12 مارچ 1965

وجے سنگھ

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹرا

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور آر ایس، بچت، جسٹسز]

بمبئی ممنوعہ قانون، 1949 (بمبئی 25، سال 1949)، ذیلی دفعہ 24A، 66 اور 85 (1)- شراب پر مشتمل طبی تیاری - نشہ کے لیے نہیں پینا- ثبوت کا ذمہ۔

درخواست گزار نے تیز رفتاری سے جیپ چلائی اور دیوار سے ٹکرا گئی۔ جیپ میں ایک بوتل بھی تھی جس پر "ٹنچر زنگبیرس" کا لیبل لگا ہوا تھا۔ طبی معائنے پر درخواست گزار نشے میں پایا گیا۔ ان کے خلاف بمبئی ممنوعہ ایکٹ، 1949 کی دفعہ 66 (1) (b) اور 85 (1) (1)، (2) اور (3) کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مجسٹریٹ نے مذکورہ دفعات کے تحت اسے قصوروار ٹھہرایا اور اسے ایکٹ کی ذیلی دفعہ 66(1)(b) اور 85(1) کے تحت سزا سنائی۔ اپیل پر سیشن جج نے دفعہ 66 (1)(b) کے تحت اپیل کنندہ کو بری کر دیا لیکن دفعہ 85(1)(1) کے تحت سزا کی توثیق کی۔ مدعا علیہ نے بریت کے خلاف اپیل دائر کی اور اپیل کنندہ نے سزا کے خلاف نظر ثانی کی درخواست دائر کی، جسے ہائی کورٹ نے مل کر سنا اور مدعا علیہ کی اپیل کو منظور کرتے ہوئے اپیل گزار کی نظر ثانی کو مسترد کر دیا۔ سرٹیفکیٹ کے ذریعہ اپیل میں؛

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکم ہوا کہ:-. "نشے میں دھت" کے لفظ کا جو بھی مطلب دیا جائے، اس معاملے میں اس بات کے واضح ثبوت موجود تھے کہ درخواست گزار نے نشہ کے مقصد سے مشروب پیا تھا نہ کہ دوا کے لئے اور یہ کہ شراب کے نشے میں اس نے تیزی سے اپنی جیپ چلائی تھی۔ وہ نشے میں تھا اور اس لیے اپنی دیکھ بھال کرنے سے قاصر تھا۔[360 G]

اگر کوئی شخص شراب پیتا ہے، یعنی شراب پر مشتمل یا اس پر مشتمل کوئی مائع، تو وہ ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت جرم کا ارتکاب کرتا ہے اور، لہذا، اس کے تحت مجرم قرار دیا جا سکتا ہے. لیکن ایکٹ کی دفعہ 24A(2) کی وجہ سے، اگر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ پی جانے والی شراب کسی بھی ادویاتی تیاری میں شامل ہے جو نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے قابل نہیں ہے، تو ایسی شراب کا استعمال ایکٹ کے تحت جرم نہیں ہے، کیونکہ یہ ایکٹ خود اس طرح کی طبی تیاری پر لاگو نہیں ہوتا ہے.[360 B-C]

اس قانون کی دفعہ 66(2) کے تحت یہ ثابت کرنے کا ذمہ ملزمین پر ڈال دیا گیا ہے کہ شراب پینے کی دوا تیار کی گئی تھی، جس میں شراب شامل تھی، جس کا استعمال ایکٹ وغیرہ کی خلاف ورزی نہیں تھا، یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی خلاف ورزی نہیں تھی۔[361 E]

اس معاملے میں نہ صرف ملزم ذمہ اٹھانے میں ناکام رہا بلکہ قانون کے ذریعے اس پر منتقل کر دیا گیا۔ لیکن استغاثہ نے یہ بھی ثابت کیا تھا کہ مذکورہ طبی تیاری نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے موزوں تھی۔[361 G]

ریاست بمبئی (اب گجرات) بمقابلہ نارائن داس منگی لال اگروال، [1962].15S.C.R1Supp کو لاگو نہ کرنے کا حکم۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبری 154، سال 1963.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ناگپور میں بمبئی ہائی کورٹ (ناگپور بنچ) کے 2 مئی 1963 کے فیصلے اور حکم کے خلاف فوجداری اپیل نمبری 234، سال 1962 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم این پھڑکے اور نونیت لال۔

مدعاعلیہ کی جانب سے او پی رانا، بی آر جی کی آچار و آر ایچ دھیبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سنایا۔

سبا راؤ، جسٹس۔ بمبئی ہائی کورٹ آف جسٹس کی جانب سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل بمبئی ممنوعہ ایکٹ، 1949 کی کچھ دفعات کی تعمیر پر سوال اٹھاتی ہے، جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے۔

12 جون 1961 کو درخواست گزار وجے سنگھ اور نامدیو شندے نے ایک جیپ میں تیز رفتاری سے گاڑی چلائی اور اسے اکولہ کے ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے دفتر کی دیوار سے ٹکرا دیا۔ وہ دونوں نشے میں دھت دکھائی دے رہے تھے۔ جیپ میں ایک بوتل بھی تھی جس پر "ٹنچر زنگبیرس" کا لیبل لگا ہوا تھا۔ وجے سنگھ کے خلاف جوڈیشل مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس، اکولا کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 66 (1)(b) اور دفعہ 85(1)(1)، (2) اور (3) کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مذکورہ مجسٹریٹ نے درخواست گزار کو ایکٹ کی دفعہ 66(1)(b) اور دفعہ 85(1)(1)، (2) اور (3) کے تحت قصوروار ٹھہرایا، لیکن اسے صرف ایکٹ کی ذیلی دفعہ 66 (1)(b) اور 85(1)(1) کے تحت سزا سنائی۔ اپیل پر اکولا کے سیشن جج نے ایکٹ کی دفعہ 66(1)(b) کے تحت اپیل کنندہ کو بری کر دیا، لیکن اس کی دفعہ 85(1) (1) کے تحت مجرم و سزا کی توثیق کی۔ سیشن جج کی جانب سے اپیل کنندہ کو ایکٹ کی دفعہ 66(1)(b) کے تحت بری کرنے کے فیصلے کے خلاف ریاست مہاراشٹر نے ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی۔ اور ایکٹ کی دفعہ 85(1)(1) کے تحت سزا کے حکم کے خلاف اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں نظر ثانی کو ترجیح دی۔ ہائی کورٹ نے دونوں معاملوں کو ایک ساتھ سنا اور ریاست کی جانب سے دائر اپیل کو منظور کرتے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہوئے ملزم اور اپیل کنندہ کی جانب سے ترجیح دی گئی نظر ثانی کی درخواست مسترد کر دی۔ نتیجتاً عدالت نے ایکٹ کی دفعہ 66(1)(b) کے تحت سیشن جج کی جانب سے بریت کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ملزم کو 3 ماہ قید بامشقت اور 500 روپے جرمانے کی سزا سنائی اور ایکٹ کی دفعہ 85(1)(1) کے تحت ملزم کی مجرم و سزا کی توثیق کی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو منسوخ کرنے کے لئے ہمارے سامنے کئی اعتراضات اٹھائے۔ اب ہم ان کے ساتھ اسی طرح پیش آئیں گے جس طرح انہیں ہم سے مخاطب کیا گیا تھا۔

پہلا استدلال اس طرح پیش کیا جا سکتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 66(2) کے تحت ملزم کو صرف یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ اس نے طبی تیاری کی ہے۔ اگر اس نے یہ ثابت کر دیا، تو یہ ثابت کرنے کا ذمہ استغاثہ پر منتقل ہو جاتا ہے کہ طبی تیاری نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے موزوں ہے۔ موجودہ معاملے میں ملزم نے ثابت کیا ہے کہ اس نے "ٹنچر زنگبیر س" لیا تھا، جو ایک طبی تیاری ہے، لیکن استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ یہ نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے موزوں تھا۔

اس دلیل کی تعریف کرنے کے لیے ضروری ہے کہ متعلقہ دفعات پر توجہ دی جائے۔ ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت، "جو بھی اس ایکٹ کی دفعات، یا کسی بھی قاعدے، ضابطے یا حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی نشہ آور چیز کا استعمال کرتا ہے، اسے جرم ثابت ہونے پر پہلے جرم کے لئے سزا دی جائے گی، چھ ماہ تک کی قید اور ایک ہزار روپے تک کے جرمانے کے ساتھ "نشہ آور" سے مراد دیگر چیزوں کے ساتھ، کوئی بھی شراب ہے؛ اور "شراب" کی تعریف دوسروں کے درمیان، تمام مائعات کو شامل کرنے کے لیے کی گئی ہے جس میں شراب شامل ہو یا اس پر مشتمل ہو۔ دفعہ 13(b) کے تحت، کوئی شخص شراب نہیں پی سکتا اور نہ ہی استعمال

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرتا ہے۔ دفعہ A24 کا متعلقہ حصہ یہ کہتا ہے کہ باب III میں ایسی کسی بھی دوا کا اطلاق نہیں کیا جائے گا جس میں نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے قابل نہ ہو۔ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص شراب پیتا ہے، یعنی شراب پر مشتمل یا اس پر مشتمل کوئی مائع، وہ ایکٹ کے دفعہ 66(1) کے تحت جرم کرتا ہے اور اس لیے اس کے تحت مجرم ٹھہرایا جا سکتا ہے لیکن دفعہ A24 (2 ایکٹ کے) اگر یہ ثابت ہوتا ہے کہ استعمال کی جانے والی شراب کسی دواؤں کی تیاری میں موجود ہے جو نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے قابل نہیں ہے، تو ایسی شراب کا استعمال ایکٹ کے تحت جرم نہیں ہے، کیونکہ یہ ایکٹ خود ایسی طبی تیاریوں پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ ہم تھوڑی دیر بعد ثبوت کے ذمہ کے سوال پر واپس جائیں گے۔

اس معاملے میں پائے جانے والے حقائق اب نوٹ کیے جا سکتے ہیں۔ ملزم کا کہنا ہے کہ اس نے ٹنچر زنگبیرس استعمال کیا اور پولیس کے سامنے ایک نمونہ بوتل پیش کی جس میں سے اس کا کہنا ہے کہ اس نے ٹنچر زنگبیرس استعمال کی تھی۔ مائع کے ایک نمونے کا تجزیہ کیمیکل تجزیہ کار نے کیا تھا۔ ان کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ شراب ایک کمزور جنجر ٹنچر P.B1958 (ٹنچر زنگبیرس میٹس) تھی۔ شراب کی مطلق مقدار 89.1 فیصد تھی۔ V/V۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ مائع میں شراب کے مواد کے بارے میں مزید کہا گیا ہے کہ نمونے میں ایتھائل شراب کا 90.0 فیصد V/V تھا جبکہ P.B کی حد 86 سے 90 V/V فیصد تھی۔ "تجزیے میں کل ٹھوس کی مقدار کو 20 ڈگری پر 0.62 فیصد وزن فی ملی لیٹر کے طور پر 0.825 گرام بتایا گیا ہے۔ کیمیکل تجزیہ کار کی رائے میں، نمونہ فارما کوپیکل وضاحتوں کی تعمیل کرتا ہے۔ رپورٹ کی بنیاد پر ہائی کورٹ نے پایا کہ ملزم نے برٹش فارما کوپیا، 1958 باب میں درج طبی تیاری کا استعمال کیا تھا اور جس میں شراب کی مقدار 90 فیصد تک تھی۔ ایتھائل شراب کا V/V۔ حکومت مہاراشٹر کے کیمیکل تجزیہ کار نے ملزم کے جسم سے لیے گئے خون کے نمونے کی جانچ کی اور اس بارے میں اپنی رپورٹ دی کہ ملزم کے نمونے کے خون میں 0.207 ملی گرام موجود ہے۔ ایتھائل شراب کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

p.c w/v ہائی کورٹ نے ماہرین کے شواہد پر یہ بھی پایا کہ ٹنچرزنگبیرس میٹس کی عام خوراک لینے پر خون میں شراب کا ارتکاز تقریبا 0.007 فیصد ہو گا۔ w.v اور ملزم کو کیمیکل تجزیہ کار کے ذریعہ اس کے خون میں پائے جانے والے 0.207 فیصد شراب کی مقدار پیدا کرنے کے لئے تقریبا c.c125 ٹنچرزنگبیرس لینا چاہئے تھا۔ ڈاکٹر دیش مکھ کے ثبوتوں کی بنیاد پر ہائی کورٹ نے یہ بھی پایا کہ ٹنچرزنگبیرس میٹس ایک ایسی تیاری تھی جسے نشے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ نشے کے ساتھ کوئی اور نقصان دہ اثرات نہیں ہوں گے۔ دوسری جانب ملزم نے اس بات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا ہے کہ مذکورہ دوا نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے قابل نہیں ہے۔

اس سوال پر کہ آیا استغاثہ نے اس معاملے میں ثبوت کا ذمہ اٹھایا ہے، ہائی کورٹ کے ذریعہ پائے گئے مذکورہ حقائق کی بنیاد پر غور کرنا ہو گا۔ ایکٹ کی دفعہ 66 (2)، جو ثبوت کے ذمہ کے سوال کو برداشت کرتی ہے، اس طرح ہے:

" ذیلی دفعہ (3) کی دفعات کے تحت، جہاں نشہ آور چیز کے استعمال کے لئے ذیلی دفعہ (1) کی شق (b) کے تحت جرم کے کسی مقدمے میں، یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ملزم شخص نے شراب پی تھی، اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم شخص کے خون میں شراب کی مقدار حجم میں 0.05 فیصد سے کم نہیں ہے تو یہ ثابت کرنے کا ذمہ ...... شراب پر مشتمل، جس کا استعمال ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی بھی قواعد، ضوابط یا احکامات کی خلاف ورزی نہیں ہے، ملزم شخص پر ہو گا، اور عدالت اس طرح کے ثبوت کی عدم موجودگی میں اس کے برعکس تصور کرے گی. "

اس مقدمہ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ملزم شخص شراب پیتا تھا اور اس کے خون میں شراب کا ارتکاز حجم میں 0.05 فیصد سے زیادہ تھا۔ لہٰذا ایکٹ کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دفعہ 66 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت یہ ثابت کرنے کا ذمہ ملزم پر ڈال دیا گیا کہ شراب پینے والی شراب طبی تیاری تھی، جس کا استعمال ایکٹ وغیرہ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی خلاف ورزی نہیں تھی۔ وہ اس ذمہ کو یہ ثابت کر کے ادا کر سکتے تھے کہ شراب پر مشتمل طبی تیاری جو انہوں نے لی تھی وہ نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کرنے کے قابل نہیں تھی۔ اگر ایکٹ کی دفعہ 24A کے تحت اتنا کچھ ثابت ہو گیا ہوتا تو یہ ایکٹ خود اس طرح کی دواؤں کی تیاریوں پر لاگو نہیں ہوتا، تو ملزم اس ایکٹ کے تحت کوئی جرم نہیں کرتا۔ ہائی کورٹ نے پایا کہ ملزم نے ایسا کوئی مواد پیش نہیں کیا تھا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ٹنچر زنگیبر س میٹس نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے قابل نہیں ہے۔ درحقیقت، اس نے استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ ثبوتوں کو قبول کیا اور کہا کہ یہ نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے موزوں ہے. اس معاملے میں نہ صرف ملزم قانون کے ذریعے ذمہ اٹھانے میں ناکام رہا بلکہ استغاثہ نے یہ بھی ثابت کیا تھا کہ مذکورہ طبی تیاری نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے موزوں تھی۔ درخواست گزار کے وکیل نے ریاست بمبئی (اب گجرات) بمقابلہ نارنداس منگی لال اگروال (') میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کیا ہے، جس میں معاملے کے حالات میں یہ کہا گیا تھا کہ یہ ریاست کو ثابت کرنا ہے کہ دوا کی تیاری نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے قابل نہیں ہے۔ لیکن یہ فیصلہ اس ایکٹ کی متعلقہ دفعات پر اس وقت دیا گیا تھا جب اس میں بمبئی ایکٹ 12 سال 1959 میں ترمیم کی گئی تھی۔ دفعہ 66(2) کو مذکورہ ایکٹ میں شامل کیا گیا تھا جس میں واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ ذیلی دفعہ میں بیان کردہ حالات میں ثبوت کا ذمہ ملزم پر منتقل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بدلے ہوئے حالات میں مذکورہ فیصلے کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ مقدمہ کا فیصلہ ایکٹ کی دفعہ 66(2) کی تشریح پر کیا جانا ہے۔ لہٰذا ہمارا ماننا ہے کہ ہائی کورٹ ثبوت کے ذمہ کے سوال پر صحیح نتیجے پر پہنچی اور اس کے سامنے پیش کیے گئے ثبوتوں پر اپنی رائے دی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ اگر معاملے کے حالات میں ثبوت کا ذمہ ملزم پر منتقل ہو بھی جائے تو یہ ذمہ ایکٹ کی دفعہ 6A کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 6A کے تحت ریاستی حکومت کو اس بات کا تعین کرنے کے قابل بنانے کے مقصد سے کہ آیا شراب پر مشتمل کوئی دوا کی تیاری نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے موزوں ہے یا نہیں، ریاستی حکومت ماہرین کا ایک بورڈ تشکیل دے گی۔ اور اس کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت یہ بورڈ کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ ریاستی حکومت کو اس سوال پر مشورہ دے کہ آیا دفعہ 6A کی ذیلی دفعہ (1) میں مذکور کوئی بھی آرٹیکل نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے موزوں ہے یا نہیں اور ریاستی حکومت کے اس عزم کے بعد کہ یہ اتنا مناسب ہے، ایسا آرٹیکل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔ نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے موزوں سمجھا جاتا ہے. اس کی ذیلی دفعہ (7) کے تحت، "جب تک ریاستی حکومت ذیلی دفعہ (1) میں مذکور کسی بھی مضمون کو نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کرنے کے قابل نہیں بناتی ہے، اس طرح کی ہر چیز کو اس طرح کے استعمال کے لئے نامناسب سمجھا جائے گا۔ اس دفعہ کی بنیاد پر یہ دلیل پیش کی گئی کہ ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 6A کے تحت یہ طے نہیں کیا کہ 'ٹنچر زنگبیرس میٹس' نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے قابل ہے اور اس لیے مذکورہ آرٹیکل کو اس طرح کے استعمال کے لیے نامناسب سمجھا جائے گا، جس کے نتیجے میں ایکٹ کی دفعہ 66(2) کے تحت ملزم پر منتقل ہونے والا ذمہ قانونی طور پر ختم کر دیا گیا۔ اس دلیل میں کافی طاقت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے یہ نکتہ ہمارے سامنے پہلی بار اٹھایا گیا۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے پتہ چلے کہ ریاستی حکومت نے یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ مذکورہ مضمون نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے موزوں ہے۔ اگر یہ سوال مناسب وقت پر اٹھایا گیا ہوتا تو متعلقہ مواد عدالت کے سامنے پیش کیا جاتا۔ اگرچہ دلیل پیش کی گئی تھی لیکن اپیل دائر کرنے کے بعد یا دلائل کے وقت بھی مذکورہ قانونی دلیل کو برقرار رکھنے کے لئے متعلقہ مواد اس عدالت کے سامنے پیش کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی تھی۔ لہٰذا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہم اپیل کنندہ کو پہلی بار اپنے سامنے یہ نکتہ اٹھانے کی اجازت نہیں دے سکتے، خاص طور پر جب حقائق کی مکمل کمی ہو۔

فاضل وکیل کی اگلی دلیل کہ ہائی کورٹ غیر متعلقہ ثبوتوں کی بنیاد پر اس نتیجے پر پہنچی ہے، اس کی کوئی طاقت نہیں ہے یہ کہا جاتا ہے کہ استغاثہ نے یہ ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا کہ "ٹنچر زنگبیرس میٹس" نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کرنے کے قابل نہیں تھا۔ اس کو مختلف انداز میں بیان کرنے کے لئے، دلیل یہ ہے کہ جب تک استغاثہ کی طرف سے یہ ثابت نہیں کیا جاتا ہے کہ طبی تیاری کے استعمال سے اس کا استعمال کرنے والے شخص کی صحت پر کوئی نقصان دہ اثر نہیں پڑتا ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ نشہ آور شراب کے طور پر استعمال کے لئے نامناسب نہیں ہے. موجودہ مقدمہ میں ہائی کورٹ نے شواہد کی بنیاد پر پایا کہ "ٹنچر زنگبیرس میٹس" ایک ایسی تیاری تھی جسے نشے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے اور یہ کہ نشے کے ساتھ کوئی نقصان دہ اثرات نہیں ہوں گے۔ لہذا اس دلیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

آخری دلیل ایکٹ کی دفعہ 85 (1)(1) اور (2) کی دفعات پر مرکوز ہے۔ دفعہ 85 کا متعلقہ حصہ یہ ہے:

(1) جو شخص کسی گلی یا سڑک یا عوامی مقام یا کسی ایسی جگہ پر جہاں عوام کو رسائی حاصل ہے یا جس تک عوام کو رسائی حاصل ہے۔

(1) شراب کے نشے میں ہو اور اپنی دیکھ بھال کرنے سے قاصر ہو،

....

....

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی جرم کے لئے مقدمہ چلانے میں، یہ اس وقت تک فرض کیا جائے گا جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے کہ مذکورہ جرم کے ملزم نے نشے کی غرض سے شراب پی ہے یا کوئی اور نشہ آور چیز پی ہے نہ کہ ادویاتی مقصد کے لئے۔

یہ دلیل دی گئی تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 85 میں دو شرائط رکھی گئی ہیں، ایک یہ کہ ملزم نشے میں ہو اور اپنی دیکھ بھال کرنے کے قابل نہ ہو اور یہ بھی کہ اسے نشہ کرنے کے مقصد سے مشروب پینا چاہئے نہ کہ دواؤں کے مقصد سے۔ دلیل میں آگے کہا گیا کہ یہ نتیجہ ذیلی دفعہ (2) سے اخذ کیا جائے گا، ورنہ یہ کہا گیا کہ ذیلی دفعہ (2) میں نافذ کردہ ثبوت کا مفروضہ قاعدہ غیر ضروری اور غیر متعلقہ بھی ہو گا اگر اس میں بیان کردہ مقصد جرم کا جزو نہ ہو۔

اس سے قانون کا ایک دلچسپ سوال پیدا ہوتا ہے، لیکن ہائی کورٹ کی جانب سے پیش کردہ حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔ یہ فیصلہ کیے بغیر کہ دلیل میں کچھ صداقت ہے، ہائی کورٹ کا نتیجہ دلیل کے ذریعہ تجویز کردہ ٹیسٹ کو پورا کرتا ہے۔ 'نشے میں دھت' کے لفظ کا جو بھی مطلب دیا جائے، اس معاملے میں اس بات کے واضح ثبوت موجود ہیں کہ ملزم نے نشہ کے لیے مشروب پیا تھا نہ کہ دوا کے لیے اور شراب کے نشے میں اس نے اپنی جیپ کو تیزی سے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے دفتر میں گھمایا اور اسے اس دفتر کی دیوار سے ٹکرا دیا۔ وہ نشے میں تھا اور اس لیے اپنی دیکھ بھال کرنے سے قاصر تھا۔ حقائق پر ہائی کورٹ نے صحیح کہا کہ ملزم نے ایکٹ کی دفعہ 85 (1) کے تحت جرم کیا ہے۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document